Shahid, Ghulām Imām

Qaṣā'id-i na'tiyah

ما شاء الله لا قوة الا بالله
بفضل مفضل منعام خدائے ذی الجود والاکرام کہ از تصنیفات سخنور فصیح کلام مداح
قصائد نعتیه
حضرت فخر الانام جناب مولوی غلام امام شهید ابقاه الله
باہتمام محمد عبد الرحمن خان تربیت یافتہ خدمت برادر اعظم محمد مصطفی خان مسرور
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ١٢٨٤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیر منیر سخن شناسانِ عصر و دقیقہ سنجانِ دہر پر مخفی نہین کہ تاثیر سخن و مقبولیت کلام کہ
پسند طبع و مطبوع خاطرِ ہر خاص و عام ہو خداداد ہی اسمین ہر کسی کا حصہ نہین ہر شخص کو یہ رتبہ
اعلی ملتا نہین کیونکہ نہ ہر شاعر سحر بیان ہی نہ ہر سخنور شیرین زبان نہ ہر شعر درد انگیز ہی نہ ہر
کلام شکر آمیز نہ ہر طبع رنگین ہی نہ ہر بیان دلنشین و قابل تحسین نہ ہر در گوہر شب چراغ
ہی نہ ہر گل زینت بخش باغ نہ ہر شجر شجر طور ہی نہ ہر شمع شمع کافور چنانچہ شاہد حال اور
مصداق اس مقال کا کلام بلاغت التیام یکہ تاز عرصۂ سخندانی چمن طراز گلستان
رنگین بیانی مہر سپہر فضل و کمال درۃ التاج عظمت و اجلال جناب فضیلت مآب قدوۃ
السالکین زبدۃ العارفین سخنورِ معنی آفرین مداح بارگاہِ عالم پناہِ حضرت رحمۃ للعالمین
افضل العلما امام الشعرا مولانا مولوی غلام امام صاحب شہید مدظلہ العالی ہی
کہ ہر ایک اوسکا طالب ہی اور ہر خاطر اوسکی راغب جسنے ایکبار اوسکو دیکھا مدۃ العمر

مذاقِ سخن اوسکے دل مین ہا گلستانِ رنگین بیانی کا گل ہی میکدۂ تحقیق معانی کا مُل ہی
دلِ عشاق کا غم پرداز ہی خاطرِ گلعذارون کا مایۂ کرشمۂ و ناز ہی صوفیانِ صافی مزاج کا
آیینۂ حقیقت نما ہی مناجاتیانِ سراپا احتیاج کا گنجینۂ مدعا ہی شمعِ شبستانِ فکرِ ہر سخنور
ہی گرمی بازارِ کمالِ اہلِ جوہر ہی جب تک وہ بحرِ محیطِ کمال ہندوستان مین رونق افروز
تھے اہلِ ہند اونکے کلامِ فیض نظام سے بہرہ اندوز تھے یون ہین کلام اونکا ہر دل عزیز
تھا کہ جسنے جہان پایا بکرات و مرات چھپوایا اب جب سے ملک دکن قدوم میمنت لزوم
حضرتِ ممدوح سے رشکِ گلستان ہوا وہان ہر صغیر و کبیر اوس سے فیضیاب ہی
اب ہندوستان مین کلامِ تازہ اونکا نایاب ہی جو کہ اس خاکسار کو ایسے کلام کی ہمیشہ جستجو ہی
اور اپنے احباب سے اکثر اوقات یہی گفتگو ہی سو الحمد للہ کہ انہون کلامِ تازہ جو دہان
تصنیف فرمایا ہی بعض احباب کے ذریعہ سے میرے ہاتھ آیا ہی لہذا واسطے خوشنودی
طبعِ رسائے طالبین اور مسرتِ خاطرِ خطیر شائقین کے امیدوارِ رحمتِ ایزدِ منان
محمد عبد الرحمٰن مہتمم مطبعِ نظامی قالبِ طبع مین لایا ناظرینِ حق گزین کی خدمت
سراپا برکت مین بصد عجز و نیاز عرض پرداز ہی کہ ہر گاہ اس گلِ ہمیشہ بہار کی سیر سے حظ
اوٹھادین احقر کو دعائے خیر سے یاد فرمادین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیده

چمن مین آج کیا شور فغان ہی — کہ گل خندان ہی بلبل نغمہ خوان ہی
تبسم خیز غنچے کا دہان ہی — ترنم ریز سوسن کی زبان ہی
طرب انگیز ہی پھولون کی خوشبو — نشاط آمیز رنگ گلستان ہی
وصال سرو سے شادان ہی قمری — گل و بلبل کا باہم اقتران ہی
گل نسرین ہی روشن مثل انجم — خیابان گلستان کہکشان ہی
شقائق پرتو افگن ہی زمین پر — چمن کی خاک یک تخت ارغوان ہی
گل شب بو مین ہی ایسی صفائی — کہ اوس پر روز روشن کا گمان ہی
بساط سبزہ پر غلطان ہی مینا — کہ شبنم ہی یا آب روان ہی
عروسان چمن پر جو ہی جوبن — وہ حوران بہشتی پر کہان ہی
جو روے عاشقان ہی زرد وہ بھی — بہار افزا برنگ زعفران ہی

فریبِ دلربائی مین ہی گستاخ — یہ سنبل ہی کہ زلفِ مہوشان ہی

یہ کسکی تک رہی ہی راہ نرگس — کہ سرتاپا نگاہِ ناتوان ہی

یہ کسکی زلف کی لاتی ہی نکہت — جو بادِ صبحدم عنبر فشان ہی

بہار آئی بہار آئی چمن مین — یہی سب دوستونکی داستان ہی

عزیزو مفت ہی سیرِ گلستان — کشادہ در ہی سوتا پاسبان ہی

نہین صیاد کا ڈر بلبلون کو — کہ شاخِ گل پہ اونکا آشیان ہی

طمانینت ہی مرغانِ چمن کو — نہ کھٹکا ہی نہ خوفِ باغبان ہی

جو گلگشتِ چمن کو مین بھی آیا — تو دیکھا اوسمین اک زیبا مکان ہی

تعالی اللہ کیسا قصرِ عالی — کہ جسکے وصف مین قاصر زبان ہی

وہ ایوانِ ضیاگستر کہ جسکی — زمین بوسی کو جھکتا آسمان ہی

اگر خورشید ہی ذرہ ہی اوسکا — اگر مہتاب ہی اوسکی کتان ہی

تمنا ہی بلاگردانِ فانوس — کہ اوسکی شمع کا پروانہ جان ہی

ملائک سب کھڑے ہین دست بستہ — کمر باندھے ہوئے ہر انس و جان ہی

مکان آراستہ کرنیکو طیار — درِ دولت پہ حاضر اک جوان ہی

چمکتا نور ہی اوسکی جبین سے — بشارت ہر اشارت سے عیان ہی

تبسم سے عیان احیاء اموات — تکلم جانفزائے مردگان ہی

نشان دیتا ہی ہر شی کو مکرر — کہ دیکھو یہ یہان ہی وہ وہان ہی

خود ایسی کارفرمائی سے اپنی — نہایت خوش ہی بیحد شادمان ہی

جو اوسکے پاس جا کر مین نے پوچھا — ترا کیا نام ہی رہتا کہان ہی

یہ گھر تیرا ہی یا جنت ہی یا عرش — کہ شان برتری اوس سے عیان ہی

کہا مین عیسی گردون نشین ہون — مکان میرا چہارم آسمان ہی

یہ گھر میرا نہین جو تو ہی سمجھا — ادب سے دور یہ تیرا گمان ہی

تعالی اللہ یہ وہ آستان ہی — کہ جبریل اوسکا ادنی پاسبان ہی

مکان یہ مولد شاہ زمان ہی — مکان یہ سجدہ گاہ قدسیان ہی

نہ جنت ہی نہ ہی عرش معلّی — محمد مصطفی کا یہ مکان ہی

محمد سر پنہان مین نہان ہی — محمد عین اعیان عیان ہی

محمد بادشاہ دو جہان ہی — محمد قبلہ گاہ مقبلان ہی

محمد شمع ہی بزم قدم کا — محمد مالک کون و مکان ہی

محمد فخر ہی پیغمبرون کا — محمد مقتدائے مرسلان ہی

محمد ہی چراغ افروز ہستی — محمد قالب عالم کی جان ہی

محمد ہی دوائے دردمندان — محمد چارۂ بیچارگان ہی

محمد سے ہوئی تکوین کونین — محمد مدعائے کن فکان ہی

محمد ہی بہار باغ ایجاد — محمد مقصد سر این و آن ہی

محمد ہر جراحت کا ہی مرہم — محمد مونس دل خستگان ہی

محمد رنگ و بو ہی ہر چمن کا | محمد آبروے بحر و کان ہی
محمد ہی محمد ہی محمد | فرشتون کا یہی وردِ زبان ہی
خبر دینے کو آیا ہون زمین پر | کہ آمد آمد اب اوسکی یہان ہی
نہ تنہا مین نے پائی ہی یہ خدمت | خضر بھی اوسکے موکب مین دوان ہی
خلیل اللہ کو ایسی ہی خلت | کہ ہاتھون پر لیے نعمت کا خوان ہی
کریگا آج اوس مہمان کی دعوت | کہ گردون جسکے مطبخ کا دھوان ہی
وہ صورت دیکھہ کر کہتا ہی یعقوب | مجھے انصاف ہی لازم یہان ہی
نہین یوسف کو کچھہ احمد سے نسبت | مگر فرق زمین و آسمان ہی
جو یوسف ہی فقط میرا ہی محبوب | تو وہ محبوب خلاق جہان ہی
کہا یوسف نے مین شیدا ہون اوسکا | کہ مجکو چاہ اوسکی حرز جان ہی
کلیم اللہ نے پوچھا خدا سے | کہ نازل لن ترانی اب کہان ہی
برأی العین دیکھا مصطفی نے | جو میری آنکھون سے اب تک نہان ہی
ہو مسند نشینِ عرش ایسا | کہ گویا خود مکینِ لامکان ہی
ندا آئی تعجب کیا ہی موسی | عیان ہی یہ نہ محتاج بیان ہی
کہ تو عاشق ہی اور معشوق ہی وہ | سمجھ لے فرق نازک درمیان ہی
مسیحا کا بیان یہ سن کے ہاتف | پکارا ہان نشاطِ جاودان ہی
مبارک ہو مبارک ہو مبارک | ہوا پیدا شہنشاہِ زمان ہی

ہوا پیدا وہ شمع عالم افروز — کہ نورانی زمین و آسمان ہے
ہوا پیدا وہ دریاے حقیقت — کہ جسکا ابر رحمت دُر فشان ہے
اوسیکے ظاہر و باطن سے پیدا — ہو الظاہر ہو الباطن کی شان ہے
ہو الاول ہو الآخر کا مضمون — اوسی کے حسن صورت سے عیان ہے
اوسیکے واسطے پیدا ہوا سب — جو عالم مین عیان ہے یا نہان ہے
اوسیکے رشحہ فضل و کرم سے — گلستان مین بہار بے خزان ہے
اوسکا نور پھیلا ہے کہ ہر سو — تجلی مشعل افروز جہان ہے
مسلمانون کے گھر شادی ہی شادی — مسرت کا روان در کاروان ہے
مجالس کی وہ کثرت ہے کہ ہر دم — جہان دیکھو فراہم اک جہان ہے
محک ہی مجلس میلاد یارو — قلوب نیک و بد کا امتحان ہے
جو کاسد ہے وہی حاسد ہے فاسد — نہ وان اوسکی رسائی ہے نہ یان ہے
جو کامل ہے اوسے ایمان ہے حاصل — معین اوسکا شفیع امتان ہے
فضائل یون تو ہر مجلس کے جو ہین — علیم اوسکا خداے غیب دان ہے
و لے اس گھر مین جو ہوتی ہے مجلس — عجب آئینہ دار عز و شان ہے
فرشتون تک پہونچتی ہے جو خوشبو — تو کہتے ہین کہ یہ مجلس کہان ہے
محی الدولہ کے گھر مین ہے مجلس — کہ اوس سے عطر پرور مغز جان ہے
محمد یار دیاور رہوے اوسکا — جو نام اوسکا محمد یار خان ہے

سنو چلکر بیان عاشق زار — کہ رشک بلبل بے خانمان ہے
سنو چلکر ثنا خوان پیمبر — دکن مین طوطی ہندوستان ہے
کہین اوسکی دعا پر ہم سب آمین — کہ مقبول خدائے انس و جان ہے
الٰہی بانی محفل سلامت — رہے با عافیت جب تک یہ جہان ہے
جزاہُ اللہُ فی الدارین خیرا — جہان مین خیر کا جب تک نشان ہے
ترے محبوب کی مجلس مین ہر دم — جو حاضر کودکی پیر و جوان ہے
مرادین سب کی حاصل ہون خدایا — ترے در تک رجوع بندگان ہے
دعا سے مدعا ہوتا ہی حاصل — تو ایسا کارساز دو جہان ہے
ترے فضل و کرم پر سب ہین نازان — تجھی سے التجائے عاصیان ہے
تجھی سے مقصد دل مانگتا ہون — کہ میرا حال سب تجھ پر عیان ہے
غم دوری سے ایسا ناتوان ہون — کہ بار زندگی مجھ پر گران ہے
مدینے کی تمنا مین شب روز — دل رنجور بے تاب و توان ہے
مدینے کی طلبگاری مین ہر دم — تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے
مدینے مین مجھے پہونچا دے یا رب — یہی ہر دم مرا ورد زبان ہے
مدینے کی زمین کا رزق ہو جائے — یہ تن میرا جو مشت استخوان ہے
مدینے کی رہیگی مجکو حسرت — بدن مین جب تلک روح روان ہے
مدینے کی زیارت ہو میسر — مناجات شہیل خستہ جان ہے

مدینے ہی مین میرا خاتمہ ہو | کہو آمین بس اب ختمِ بیان ہے

غزلہائے بحر طویل کہ طرح خاص اردو و فارسی

یہ سحر کیسی ہی پر نور کہ جمہور رہین سرور ہر اک باغ مین معمور ہی سامانِ بہار
گل جھمکتا ہی چمن زور مہکتا ہی ٹپکتا ہی ہر اک شاخ تر و تازہ سے فیضانِ بہار

کیا جھمکڑے سے چلی آتی ہی سرمست ادا مائل شوخی و حیا نکہتِ گل دست و گریبانِ بہار
تا کسی خار سے اولجھے نہ کہین پا نہ لگے گرد زمین ہاتھ مین پھولون کے ہی دامانِ بہار

شیشہ ہی غنچۂ گل ساغر ہی سرخی گلنار مین ہی بادۂ گلرنگ کی شوخی و ترنگ
ابر کہسار سے اوٹھا ہی بڑے زور بڑے شور سے مدہوش و سیہ مست ہین مستانِ بہار

لالہ مجمر ہی تو رنگ آتش بے دود ہی ہر داغ مین ہی لخلخۂ عود معطر ہی دماغ
سرو ہی منتظر استادہ کہ کون آتا ہی اس باغ مین جو آج ترقی ہی تو ہی شانِ بہار

مثلِ آئینہ ہی حیرت زدہ نرگس نگران دیدۂ حیران سے کہ کسو اسطے گلزار مین آج
دلربایانہ نئے رنگ نئے ڈھنگ عجب ناز سے انداز سے تھان ہین عروسانِ بہار

فرش سے عرش تلک برق تجلی کی جھلک جسکا کبھی چشمِ فلک نے بھی نہ دیکھا تھا فروغ
یک بیک ہونے لگے ایسے ہویدا و نمودار کہ بے پردہ دکھائی دیے خوبانِ بہار

ہر طرف مرغ خوش آواز کا غل خندۂ گل نغمۂ بلبل کی بہم چھیڑ چہل مور کا شور
سن کے دل مست ہوا ہوش اوڑ ایگی کوئل کی صدا بادِ صبا ہوتی ہی قربانِ بہار

میرا ہمدرد ہوت جسے کہتے ہین بلبل جو ملا نغمہ سرا زمزمہ میرا ہمہ تن محو وصال

مین نے پوچھا نہین معلوم کہ کیون دھوم ہی گلشن مین ہوا کونسا گل آج ہی مہمانِ بہار

یون جواب اوس نے دیا مجھکو کہ یہ ماہ مبارک متبرک جو ہی مشہور جہان شہر ربیع

جسکی ہر صبح صفا خیز سے ہر شام دل آویز سے پیدا ؤ ہویدا ہوا عنوانِ بہار

اس مہینے مین تجلی کدۂ قدس و سراپردۂ وحدت سے ہوا نور الٰہی کا ظہور

دمبدم مژدۂ دیدار ہی پیہم کہ ہوا جلوہ فزا گلشن ایجاد مین سلطانِ بہار

یعنی سلطانِ رسل شمع سُبُل مظہر کُل احمد مرسل نے کیا تختِ تجمل پہ جلوس

گرد گرد اوس شہ لولاک گل گلشن توحید کے ہی شہپر جبریل مگس رانِ بہار

کیا فریبندۂ دل حسن خدا داد ہی جو ساری خدائی مین کوئی اوسکا نہین شبہ و نظیر

باغبانِ ازل اوس خاک کی کھاتا ہی قسم جسپہ قدم رکھتا ہی وہ سروِ خرامانِ بہار

نکہت اوس زلف معنبر کی بہت جلد اوڑا لاتی ہی تا دیر کیا کرتی ہی تقسیم نسیم

مُردے خوشبو ہی سے جی اوٹھتے ہین جس کوچے سے کرتا ہی گذر وہ گل خندانِ بہار

افضل الدولہ کا گھر محفل میلاد سے آباد ہی دل شاد ہی بر لائے خدا اوسکی مراد

یعنی اولاد خداداد جو نو باوۂ اقبال ہو سر سبز رہے اوس سے گلستانِ بہار

حیدراباد کے ہر کوچۂ و بازار سے آتی ہی صدا زمزمۂ نعتِ پیمبر کی شہید

اک غزل فارسی کی مین بھی پڑھون سن کے جسے جوش مین آجائے ابھی خونِ شہیدانِ بہار

غزل فارسی

ای رخت گل سخنت مُل دہنت غنچہ تنت جان و لبت لعل و قدت سرو خرامان بہار
چشم نرگس مژہ تیر و خم ابرو چو کمان و خجل از زلف و خطت سنبل و ریحان بہار
فرش مخمل برہت سبزہ فرو چیدہ و افروختہ از لالہ و گل بود چراغان بہار
تو پی سیر چمن رفتی و گرم آمدہ برق رخ تابندہ و زد شعلہ بدامان بہار
در غم موی میان تو چنان زار و نزار اند و نحیف اند و ضعیف اند و سبکبار و حقیر
کہ صبا تختہ تابوت روان و کفن از برگ گل تازہ بود بہر شہیدان بہار
نہ مرا صبر و قراری نہ کسی مونس و یاری نہ رفیقی نہ شفیقی نہ انیسی نہ جلیس
من باین خستگی و غربت و تنہائی و وحشت بچہ سامان بکنم سیر گلستان بہار
پر پرواز ندارم و اندر قفس تنگ گرفتارم و بیمارم و دلگیرم و اسیر
تو صبا از رہ لطفی و وفائی ز من خستہ سلامی برسانی سوی مستان بہار
بوسہ بر سنگ در بادشہ یثرب و بطحا زن و کن عرض پیامی ز من بی پر و بال
کای شہ ہر دو سرا بہر خدا رحم بفرما کہ خزان دیدہ رسد در چمنستان بہار
این شہید است جگر تفتہ و پژمردہ و افسردہ و غم دیدہ و شوریدہ و آشفتہ دماغ
کہ بدیوانگی و وحشت و سودا و جنون و غم و احوال زبونست غزل خوان بہار
للّٰہ الحمد کہ یہ نظم بہاریہ ہوئی بارگہ اقدس سلطان دو عالم میں قبول
فخر کرتا ہون اسی بات پہ اور شکر بجا لاتا ہون یہ غیب سے مجھ پر ہوا احسان بہار

فائدہ

قصیدے کے خاتمے مین جہان نواب مغفرت مآب محی الدولہ بہادر مرحوم کا نام ہی وہ اشعار اونہین کی خاص مجلس مین پڑھے جاتے تھے اور مجالس مین حضرت مصنف زاد اسمہ برکاتہم اس طرح فرمایا کرتے تھے

فضائل مجلس معلیٰ کے جو ہین — علیم اوسکا خدائے غیب دان ہی

فرشتون تک پہونچتی ہی جو خوشبو — تو کہتے ہین کہ یہ مجلس کہان ہی

معطر ہی مشام جان ہمارا — چلو سب مل کے یہ مجلس جہان ہی

سنو چلکر بیانِ عاشقِ زار — کہ رشکِ بلبلِ بے خانمان ہی

سنو چلکر ثنا خوانِ پیمبر — دکن مین طوطیِ ہندوستان ہی

کہین اوسکی دعا پر ہم سب آمین — کہ مقبولِ خدا سے اوسکی جان ہی

الٰہی بانیِ محفل سلامت — رہے باعافیت جب تک جہان ہی

جزاہ اللہ فی الدارین خیرا — جہان مین خیر کا جب تک نشان ہی

ترے محبوب کی مجلس مین اسلام — جو حاضر کو دکن کے پیر و جوان ہی

مرادین سب کی حاصل ہون خدایا — ترے در تک رجوعِ بندگان ہی

دعا سے مدعا ہوتا ہی حاصل — تو ایسا کارسازِ دو جہان ہی

ترے فضل و کرم پر سب ہین نازان — تجھی سے التجائے عاصیان ہی

تجھی سے مقصدِ دل مانگتا ہون — کہ میرا حال سب تجھ پر عیان ہی

غمِ دوری سے ایسا ناتوان ہون — کہ بارِ زندگی مجھ پر گران ہی

مرنے کی تمنا ہین شب و روز — دلِ رنجور بے تاب و توان ہی

مدینے کی طلبگاری مین ہر دم
تڑپتی روح ہی اور لب پہ جان ہی

مدینے مین مجھے پونہچادے یارب
یہی ہر دم مرا ورد زبان ہی

مدینے کی زمین کا رزق ہوجاے
یہ تن میرا جو مشت استخوان ہی

مدینے کی رہیگی مجھکو حسرت
بدن مین جب تلک کہ روح روان ہی

مدینے کی زیارت ہو میسر
مناجات شہیل خستہ جان ہی

مدینے ہی مین میرا خاتمہ ہو
کہو آمین بس اب ختم بیان ہی

علی ہذا القیاس بحر طویل کی غزل مین ۵ شعر جس مین والی مملکت دکن کا نام نامی ہی اور مجالس مین اوس شعر کے پڑھنے کی ضرورت نہین +

دیگر

دیکھ کر مہ کو پرستار ربیع الاول
ہو رہی خاشیہ بردار ربیع الاول

اس مہینے مین ہوا نور الٰہی کا ظہور
کنز مخفی سے ہی اظہار ربیع الاول

اس مہینے کے فضائل کو بشر کیا جانے
ہی خدا واقف اسرار ربیع الاول

طور کے طور پر ارباب نظر دیکھتے ہین
در و دیوار سے انوار ربیع الاول

خم ابروے مہ نو کی اشارت دیکھو
کیا عیان کرتا ہی آثار ربیع الاول

احمدی جلوے نے کونین کو پر نور کیا
روز روشن ہی شب تار ربیع الاول

ماہ میلاد پیمبر ہی یہ شہر مشہور
ای خوشا طالع بیدار ربیع الاول

دھوم ہی بارہوین تاریخ کی ہر چار طرف
ہی وہی طرۂ دستار ربیع الاول

باغبان ازلی کا ہی یہ فرمان کہ بہار
ترو تازہ رکھے اشجار ربیع الاول

قوت نامیہ کہتی ہی کہ شاداب رہین
شاخ و برگ و گل و اثمار ربیع الاول

نغمہ سنجان گلستان و عروسان چمن
ہمد گر کرتے ہین گفتار ربیع الاول

چمن آرائے شب و روز ہی یان نشو و نما
تا شگفتہ رہے گلزار ربیع الاول

زینت کرتا ہی یہ ہر سال مکرر آنا
کیا خوش آئین ہی تکرار ربیع الاول

آتش رشک یہ حساد کو جلنا ہو نصیب
دیکھکر گرمی بازار ربیع الاول

نقد جان دینے مین ہرگز نہین کرتے ہین دریغ
حق کے طالب ہین خریدار ربیع الاول

مجھے ذیحجہ و شوال سے کچھ کام نہین
دل سے رہتا ہون طلبگار ربیع الاول

سال بھر سارے مہینون کو گنا کرتا ہون
بسکہ ہون تشنۂ دیدار ربیع الاول

جتنا ممکن ہو پڑھا جائے مجالس مین درود
یہی خدمت ہی سزاوار ربیع الاول

مجھ سے اب مجلس میلاد نہین ہو سکتی
دوستو مین ہون گنہگار ربیع الاول

نذر امراض نے فرصت مجھے اکرم کی شہید
ورنہ لکھتا بہت اشعار ربیع الاول

غزل

جب سے ہوا اوں گل چمن آرائے مدینہ
جبرئیل بنا بلبل شیدائے مدینہ

سینہ ہی مرا اور کشش صحرای مدینہ
دل ہی جرس محمل لیلائے مدینہ

اوس دشت سے پیدا ہی تمنای مدینہ
اس رنگ سے نکلے ہی صداہائے مدینہ

کیا شان خدائی ہی کہ ہی تا دم محشر
مسجود ملک روضۂ مولائے مدینہ

شمسے کی جھلک دیکھ کے خورشیدِ فلک ہی / جاروب کش ساحتِ نیلاے مدینہ
اللہ ری مہتابیِ زیبا کی صفائی / مہتاب ہی خاکسترِ صحراے مدینہ
بوسے کی تمنا ہی جو میناے فلک کو / جھکتا ہی سو گنبدِ خضراے مدینہ
وان کے در و دیوار مرے پیش نظر ہین / اندھیر ہو گر آنکھ سے چھپ جاے مدینہ
وان طور ہی کچھ اور تھا موسی نے جو دیکھا / یان طور سے بڑھ کر ہی تجلاے مدینہ
سو مردۂ صد سالہ جلا دیتے ہین ابتک / اک آن مین دربان مسیحاے مدینہ
مژگان سے کرین راہ کی جاروب کشی ہم / سو کوس سے گر ہمکو نظر آئے مدینہ
معشوق کا گھر خانۂ عاشق سے ہی برتر / کیا فخر ہو گر عرش ٹھہر جاے مدینہ
محبوب کی مسند ہین بچھتی ہین رہتی / پر عرشِ معلی نہ تھا ہمتاے مدینہ
ہر سنگ مین وان کے شررِ طور ہی پنہان / ہر خشت کو کہیے یدِ بیضاے مدینہ
ہر چاہ سے جاری ہی وہان چشمۂ حیوان / پیاسون کے لیے خضر ہی سقاے مدینہ
قسمت یہ دکھاتی ہی کہ حسرت کی نظر سے / ہم دیکھتے ہین اونکو جو دیکھ آے مدینہ
آتا ہون بڑی دور سے آلودۂ عصیان / مولا مجھے مت کیجیو رسواے مدینہ
اب خواب سے تسکین نہین ہوتی ہی شہیدا / بیداری مین خالق نے مجھے دکھلاے مدینہ

دیگر

مداح ہون جنابِ رسالت پناہ کا / عرشِ برین پہ گوشہ ہی میری کلاہ کا
محفل مین میری نغمہ سرائی سے شور ہی / ہر سمت آہ آہ کا اور واہ واہ کا

زیبا ہی فخر و ناز مجھے جسقدر کرون
دیکھو تو مدح خوان ہون مین کس بادشاہ کا

دریاے فیض و جود ہی ون جسکے سامنے
تنکے سے کم ہی کوہ بھی گر ہو گناہ کا

اوس جا پہ عذر خواہی ہماری کریگا وہ
جس جا پہ زہرہ آب ہو ہر عذر خواہ کا

بے اوسکے حکم کے نہ چلے لوح پر قلم
مالک ہی دون تمام سپید و سیاہ کا

پیغمبرون کو فخر ہوا اوسکی ذات سے
سردار ہی سے بڑھتا ہی رتبہ سپاہ کا

سرسبز کیا ہون اوس رخ تابان کے روبرو
مونھہ کیا ہی شمع بزم کا یا مہر و ماہ کا

شبنم کی کیا مجال جو گلگشت کر سکے
جس گلستان مین پانون نہ ٹھہرے نگاہ کا

ہو عشق کی کشش تو دل زار کیا کرے
کیا کہربا سے زور چلے برگ کاہ کا

تنہا خضر ہی تشنۂ شوق لقا نہین
یوسف بھی ہی پیاسا مدام اوسکی چاہ کا

عاشق کے دل سے آہ نکلتی ہی اسلیے
اوسکے سوا مقام نہین دل مین آہ کا

کالکھہ تو میرے مونہہ کی چھٹے اب کسی طرح
ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا

درپیش ہی عدم کا سفر سب کو دوستو
جو نعت کا کلام ہی توشہ ہی راہ کا

پیغمبرون کا شاہد عادل ہی وہ شہید
کیا مرتبہ ہی نام خدا اوس گواہ کا

غزل

ای صنم تجھہ پہ ہین قربان گل و آئینہ و شمع
ہین ترے رخ سے پشیمان گل و آئینہ و شمع

بزم مولد مین جو ہر ایکنے عزت پائی
ہمدگر ہوتے ہین نازان گل و آئینہ و شمع

سنکے اوصاف ترے حسن کے ہو جاتے ہین
خستہ و مضطر و حیران گل و آئینہ و شمع

دیکھ خندان بھی ہی حیران بھی ہی گریان بھی ہی
دیکھ کر صورت جانان گل و آئینہ و شمع

تیری محفل مین ہی آغشتہ بخون محو لقا
ہمہ تن غم سے گدازان گل و آئینہ و شمع

بلبل و طوطی و پروانہ نہین چاہتے ہین
تیرے ہوتے ہوئے ای جان گل و آئینہ و شمع

طرفہ جمعیت خاطر ہی کہ مجلس مین تری
نہین ہوتے ہین پریشان گل و آئینہ و شمع

عشق مین تیرے ہوئے جلکے باہر ایسے
کہ پھرا کرتے ہین عریان گل و آئینہ و شمع

رنگ اور نور صفا لائے ہین تیرے گھر سے
ہین ترے بندہ احسان گل و آئینہ و شمع

صاف کہتا ہون کہو کسکے قلم سے نکلا
اسطرح دست و گریبان گل و آئینہ و شمع

میری کلک و غزل و صفحہ دیوان کو شہیدا
کہتے ہین سارے سخندان گل و آئینہ و شمع

غزل فارسی

نبود چون رخ جانان گل و آئینہ و شمع
گرچہ چنین نیست فروزان گل و آئینہ و شمع

ہر دم از عارض تابان کسی میباشد
خستہ و مضطر و حیران گل و آئینہ و شمع

خون دل ریختن و محو شدن شعلہ زدن
از من آموختہ ای جان گل و آئینہ و شمع

بلبل و طوطی و پروانہ بہر شام و پگاہ
کردہ بر روی تو قربان گل و آئینہ و شمع

بمقامی کہ تو باشی نتواند کہ شود
زینت بزم و گلستان گل و آئینہ و شمع

دارد از داغ غم عشق در آب و آتش
جگر و چشم و رگ جان گل و آئینہ و شمع

ہمچو عشاق بود غرقہ بخون و بیخواب
سینہ سوزان شرر افشان گل و آئینہ و شمع

چشم بیخواب گداز دل و داغ جگری
یافتند از من بیجان گل و آئینہ و شمع

پیش روی تو نیرزد بجوی در بازار — گشت در عهد تو ارزان گل و آئینه و شمع

پرده بردار ز رخسار که پیشِ تو کشند — از حیا سر بگریبان گل و آئینه و شمع

لفظ رنگین روش صاف و فروغ معنی — هست بر صفحهٔ دیوان گل و آئینه و شمع

آفرین بر تو و بر جودتِ طبعِ تو شهید — نتوان گفت بدینسان گل و آئینه و شمع

قصیدهٔ اردو مسجع در بحرِ طویل

آئی بہار اب ہر چمن ہے بلبل و گل کا وطن دیر و حرم سے نعرہ زن آتے ہین شیخ و برہمن
زاہد سے کہہ دو یہ سخن ہے فصل گل توبہ شکن گر چاہے عیش جان و تن میخوارونکا سیکھے چلن

آئی بہار جانفزا لائی گلستان مین صبا پیغامِ وصلِ دلربا گل کھل کھلا کر ہنس پڑا
موجِ ہوا نے وا کیا ہر غنچے کا بندِ قبا بلبل یہ کرتی ہے صدا اب مین ہون اور سیرِ چمن

ابرِ بہاری جا بجا جھڑکاؤ سا کرنے لگا دلی گلستان کی ہوا ہر نخل پھولا اور پھلا
آ جان و دل ہو مبتلا مشاطہ بن بن کر صبا سلجھاتی ہے صبح و مسا سنبل کی زلفِ پرشکن

ساقی جو شوخ و شنگ ہے مست مئی گلرنگ ہے مطرب جو خوش آہنگ ہے محوِ نوائے چنگ ہے
دل عیش کا اورنگ ہے غم خستہ و دلتنگ ہے بلبل ہے خوشدل رنگ ہے شادی سے گل ہے خندہ زن

سونگھین جو پھولونکی مہک بیہوش ہون حور و ملک دیکھین جو غنچونکی چٹک جلجائے انجم کی پلک
برقِ تجلی کی جھلک روزِ ازل سے ابتلک آگہ نہ تھا جس سے فلک دیکھینگے اب سب مرد و زن

شمشاد نے گلزار سے گلزار نے گلنار سے گلنار نے رخسار سے رخسار نے دیدار سے
دیدار نے گفتار سے گفتار نے رفتار سے رفتار نے دلدار سے سیکھا ہے شوخی کا چلن

ہر لالے کا داغِ جگر نرگس کا ہی کحل البصر سوسن زبانِ حال پر لاتی ہی دل سے یہ خبر
آتا ہی وہ رشکِ قمر جسکی تجلی دیکھکر زیبا ہی گر تارِ نظر بن جاے سورج کی کرن

غل ہی یہی ہر جا بہ سو آتا ہی اب وہ ماہرو جسکی تھی ہمکو جستجو کرتے ہین باہم گفتگو
پیمانے سے ملکر سبو مطلب سے ملکر آرزو سبزے سے ملکر آبِ جو نسرین سے ملکر نسترن

اک لخت خاکِ گلستان ہی رنگِ گل سے ارغوان بلبل چمن مین ہر زبان ہی شاخِ گل پر نغمہ خوان
نشو و نما کہتی ہی ہان ہشیار ہو اے باغبان ہشیار ہو اے باغبان آراستہ کر انجمن

باغِ جہان آباد ہی یان سرو بھی آزاد ہی قمری نہایت شاد ہی نہ صید نہ صیاد ہی
ہان محفلِ میلاد ہی وقتِ مبارکباد ہی جبریل کو ارشاد ہی مشہور کر دے یہ سخن

نورِ خدا پیدا ہوا خیر الورا پیدا ہوا بحرِ عطا پیدا ہوا ابرِ سخا پیدا ہوا
نجم الہدیٰ پیدا ہوا بدر الدجیٰ پیدا ہوا شمس الضحیٰ پیدا ہوا پیدا ہوا شاہِ زمن

امی لقب پیدا ہوا جانِ طلب پیدا ہوا والا حسب پیدا ہوا عالی نسب پیدا ہوا
محبوبِ رب پیدا ہوا ماہِ طرب پیدا ہوا شاہِ عرب پیدا ہوا پیدا ہوا یثرب وطن

کنزِ نہان پیدا ہوا عینِ عیان پیدا ہوا فخرِ زمان پیدا ہوا شاہِ شہان پیدا ہوا
روحِ روان پیدا ہوا جانِ جہان پیدا ہوا مطلوبِ جان پیدا ہوا پیدا ہوا مقصودِ تن

سلطانِ دین پیدا ہوا شاہِ زمین پیدا ہوا ماہِ حسین پیدا ہوا عین الیقین پیدا ہوا
مسند نشین پیدا ہوا دل کا مکین پیدا ہوا وہ نازنین پیدا ہوا نازان ہی جس سے جان و تن

نورِ شہ کون و مکان تھا کنزِ مخفی مین نہان جب سے کہ پنہان و عیان دونون تھے بے نام و نشان

اگہ نتھا کن سے فکان معدوم تھے دونون جہان تن کو نہ تھی پروا جان جان کو نہ تھی فکر بدن

جو غیب مین مستور تھا اس نور سے منظور تھا در پردہ جو مستور تھا اس نور سے معمور تھا

یہ نور ہی مشہور تھا یہ نور ہی مذکور تھا جو کچھ کہ تھا یہ نور تھا بے کیف و کم بے ما و من

وہ سایۂ ذات احد وہ مظہر نور صمد مستظہر فیض ابد فرمان دہ ہر نیک و بد

لایا جہان مین مستند مہر نبوت کی سند مسجود ارباب حسد محمود رب ذو المنن

وہ بادشاہ دو جہان وہ قبلہ گاہ مقبلان وہ رہنمائے انس و جان وہ دستگیر بیکسان

وہ مرہم دلخستگان وہ چارۂ درد نہان وہ مصدر فیض عیان وہ مظہر سر و علن

صدنے جو کی اوسپر نظر ٹکڑے ہوا اوسکا جگر تسبیح خوان تھے سب حجر لکڑی تک بھی تھی نوحہ گر

اوسکی لقا کے باولے سبحان تلے کرنے شجر اوسکی ادا پر جو دیکھ کر فریاد کر اوٹھا ہرن

اوسکا براق باد پا شرمندہ ہو جس سے ہوا اوس نازنین کو لے اوڑا جس طرح نکہت کو صبا

بس بیگ گیا اور رہ گیا جا عرش تک پہونچا دیا سرگشتہ مثل گردبا گرد اوسکے گردون چرخ زن

جسدم ہوا وہ جلوہ گر سب گر پڑا کسری کا گھر اوسکی تجلی دیکھ کر کہتے تھے سب اہل بصر

یارب یہ کیسا ہے بشر جسکی ادا سے سربسر آتا ہے عالم مین نظر سب سے نرالا بانکپن

کیا حسن کیا رخسار ہے کیا طرۂ طرار ہے کیا نرگس بیمار ہے کیا ابروے خمدار ہے

کیا لب ہین کیا گفتار ہے کیا قد ہے کیا رفتار ہے کیا جامہ کیا دستار ہے پوشاک کی دیکھو پھبن

عمامہ جو ہے زیب سر اوسکی صفائی دیکھ کر مہتاب سے بڑھ کر قمر خورشید سے اوٹھی سحر

پٹکا تو دیکھو کسقدر ہے زینت موے کمر اوس قامت سیدھے سایہ پر کتنا ہے زیبا پیرہن

ایامِ مولود آگئے آثارِ بہبود آگئے اوقاتِ محمود آگئے اسبابِ مقصود آگئے
احیانِ مسعود آگئے اعیانِ موجود آگئے راحت کے دن زود آگئے تازہ ہوئے عہدِ کہن

پھر مجلسیں ہونے لگیں تازہ ہوا ایمان و دین پھر نورِ رب العالمین ہی جلوہ افروز زمین
پھر ہر دل اندوہگین ہونے لگا عشرت گزین پھر ہو گیا ہی بالیقین شادی کا گھر بیت الحزن

عشاق کیا سامان کریں کیا ہدیۂ سلطان کریں کیا دعوتِ مہمان کریں کیا خدمتِ شایان کریں
ہان نذرِ نقدِ جان کریں جان فدیۂ جانان کریں اوس ماہ پر قربان کریں مادر پدر فرزند و زن

ہی بزمِ عیشِ جاودان گم ہی شہیلِ خستہ جان دیوانہ دیکھو ہی کہان کہہ دو کہ حاضر ہو یہان
وہ بلبلِ ہندوستان ہو فارسی مین نغمہ خوان مشتاق ہین پیر و جوان سب نکتہ سنجانِ دکن

قصیدۂ فارسی مسمّی بہ سحر البیان و رسحر طویل بجواب قصیدۂ عبد الواسع جبلی از روے
طوالت بحر و جواب قصیدۂ شیخ اوحدی در رعایت جمع و تفریق بزیادتِ رعایت سجع

آمد بہارِ پر فتن سرگرم آشوبِ زمن از رنگِ گلہاے چمن در خار و خس آتش فگن
گلگون قبا گل پیرہن رنگین ادا نسرین بدن از پرتوِ خود برق زن در خرمنِ صبر جان و تن

آمد بہارِ بنجران ہمرازِ حسنِ دلبران دمسازِ عشقِ بیدلان با بلبل و گل ترجمان
چین بر جبین و سرگران با سرخوشی دامنکشان خندان و گل افشان کنان با سبز پوشانِ چمن

آمد بہار جاودان سرگرم تاراجِ خزان از سنبل و گل ہر زمان با دود و آتش ہمعنان
در شرح وصفِ گلستان با برگ سوسن ہمزبان در سیرِ گلشن توامان با نرگس از چشمک زدن

آمد بہارِ دلکشا مخموری سر تا بپا در جیب و دامانِ صبا از نکہتِ گل عطر سا

با غمزه‌های غمزه‌زا با عشوه‌های دلربا از شاهدانِ مه‌لقا چالاک‌تر در مکر و فن
زرین کله گلگون قبا جادو نگه رنگین ادا پا بر زمین سر در هوا عشرت‌گزین صحبت‌گرا
بیگانه‌خو زود آشنا آئینه‌بین حیرت‌نما ساغر بکف مستِ ادا مستی‌فزا توبه‌شکن
سرو چمن از خودسری جوید ز طوبیٰ همسری نرگس بعهدِ جادوگری سرگرمِ نازِ دلبری
از زهره و از مشتری گردیده جا بر اشتری گل همچو رخسارِ پری سنبل چو زلفِ پرشکن
پروانگی بخشد صبا تا عندلیبِ بینوا بهرِ حصولِ مدعا پروانه سازد خویش را
زان رو که در بستان سرا از لاله و گل جابجا هر نخلِ موزون گوئیا شمعی ست روشن در لگن
تا از پری رخسارها با مژدهٔ دیدارها آمد بلب گفتارها گل با شگفتن کارها
دارد که در گلزارها سر میکشد از خارها بالید یکسر بارها از خرمی بر خویشتن
گل کرده از هر خار گل در کوچه و بازار گل در دشت و در گلزار گل در دامنِ کهسار گل
بر هر در و دیوار گل بر هر سر و دستار گل در سبحه و زنار گل بستند شیخ و برهمن
کشتی جدا دریا جدا گلشن جدا صحرا جدا اسما جدا اشیا جدا املا جدا انشا جدا
ساقی جدا صهبا جدا اعضا جدا احبا جدا ساغر جدا مینا جدا مست اند و شاد و چرخ زن
وقت ست اگر هر خشک و تر با هم شود شیر و شکر وقت ست اگر شام و سحر جویند حسنِ یکدگر
وقت ست بالیدن اگر بالیدگی گیرد ز سر تا در نگنجد از اثر نشو و نما در پیرهن
از مقدمِ نورِ خدا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نجم الهدیٰ خیر الوریٰ بحرِ عطا ابرِ سخا
کانِ حیا کوهِ وفا جانِ ولا شانِ علا شمعِ بقا مهرِ ضیا ماهِ صفا شاهِ زمن

محبوب رب فخر امم مہر عرب ماہ عجم عالی نسب ابر کرم والا حسب دریا ہمم
امّی لقب عالم علم گنج طرب کنز قدم فوز طلب فیض اتم عرشی مکان یثرب وطن

بہر اشد از فیضش نگر روز و شب و شام و سحر برگ و گل و شاخ و ثمر حور و ملک جن و بشر
در قالب خاکی اگر نورش نگشتے جلوہ گر ہرگز نیاوردے خبر جان از تن و روح از بدن

برگرد آن نازنین خم گشتن زلفش ببین شام ست یارب اینچنین یا صبح خندان ہمنشین
یا سنبل ست و یاسمین از وصل ہم عشرت گزین یا شمع کافور ست این در سایۂ مشک ختن

بوئی ازان زلف دوتا آرد اگر باد صبا ہر مردہ برخیزد ز جا ستانہ بر لب مرحبا
لطف عرق بنگر کہ تا یک قطرۂ او ہر کجا با خاک گردید آشنا نسرین دمید و نسترن

از نور خلعت در برش تاج لعمرک بر سرش خیل رسولان لشکرش فوج ملائک چاکرش
تقدیر حاضر بر درش حکم قضا فرمان برش لوح و قلم از دفترش جبرینہ ہمسر و علن

در محفل میلاد او بیمانہ رقصد با سبو دلہا ز زلف مشکبو مرہون منت مو بمو
بلبل بہ گل از آرزو پیوستہ دارد گفتگو پروانہ یابد آبرو از وصل شمع انجمن

بر آستان او جبین سایند خوبان حسین مجنون چہ دارد در دمی این کز عشق او گردد حزین
گر ناقۂ آن نازنین بیند خرامان بر زمین از لیلی محمل نشین ناید بجز مجنون شدن

غلمان و حور از ہر طرف لمعان نور از ہر طرف غیب و حضور از ہر طرف رنگ ظہور از ہر طرف
ناز و غرور از ہر طرف عیش و سرور از ہر طرف نزدیک و دور از ہر طرف سرگرم بزم آراستن

اختر شماران ہر طرف دفتر نگاران ہر طرف آئینہ داران ہر طرف خدمتگذاران ہر طرف

چابک سواران هر طرف سیدواران هر طرف چون من هزاران هر طرف شمع اندر هر طرف تمکین

سر زد چراغان یکطرف شمع شبستان یک طرف گل در گلستان یکطرف تمامی خندان یکطرف

قمری با نغمات یکطرف پروانه نازان یکطرف بلبل غزلخوان یکطرف شور و شر آن یکطرف

خضر و مسیحا یک طرف روان موسی یک طرف ذوق تمنا یکطرف شوق تماشا یک طرف سر

جبریل تنها یک طرف عشاق شیدا یک طرف گم کرده خود را یک طرف دانند بر لب این سخن

ای میهمان خوش آمدی جانِ جهان خوش آمدی شاهِ شهان خوش آمدی پیرِ زمان خوش زندگی

آرامِ جان خوش آمدی کنزِ نهان خوش آمدی عینِ عیان خوش آمدی ای ... خوش آمدی

ای دلربا خوش آمدی ای خوش ادا خوش آمدی ای رهنما خوش آمدی ای ... خوش آمدی

ای مه لقا خوش آمدی ای مرحبا خوش آمدی ای مرحبا خوش آمدی گفتم ز خود رفتن آمدن

ای جانِ ما خوش آمدی جانانِ ما خوش آمدی ... ما خوش آمدی برهانِ ما خوش آمدی

سلطانِ ما خوش آمدی مهمانِ ما خوش آمدی ایمانِ ما خوش آمدی بادا فدیت جان و تن

قطعه

این چهرهٔ زیبای تو این قامت رعنای تو این نرگس شهلای تو این زلف عنبر سای تو

مژگانِ صف آرای تو ابروی جان فرسای تو لعل تبسم زای تو دندان تو زیب دهن

اول ز سر گیرد نشان ثانی ز محشر امتحان ثالث شکیب از مردمان چارم دم از زنجیریان

پنجم دل از دست بتان یا دست ز دل تا بتوان ششم فراز تن جان هفتم ز جان رفتن ز تن

قطعه

میبارد اندر شب سحر می آرد از سودا خبر می بارد از خود مشک تر بر دارد از محشر اثر
آویزد از تار نظر می خیزد از دل تا بسر خون ریزد از داغ جگر انگیزد آسیب زمن

اول ز لفت ره دهی تو ثانی سواد موی تو ثالث سر گیسوی تو چارم قد دلجوی تو
پنجم بهار کوی تو سادس هوای بوی تو هفتم خم ابروی تو هشتم غم سیب ذقن

قطعه

با عارض تابان تو با طرهٔ پیچان تو با نرگس فتان تو با ابرو و مژگان تو
با قامت ذی شان تو هم با دُر دندان تو با هم با لب خندان تو هرگز نیارد دم زدن

نکهت ز گل صبح از صفا ظلمت ز شب مشک از خطا ساغر ز می سحر از دعا تیغ از اجل تیر از قضا
سرو از ادا شمع از ضیا آب از گهر تاب از سها مرجان ز جان رنگ از حنا گوهر ز کان دُر از عدن

ای از صفت خاتت بری نازد بتو پیغمبری از ماه و مهر خاوری از زهره و از مشتری
تا گوی سبقت میبری با تو زند از خودسری گر شمع جوید همسری بشکن سرش گردن بزن

ای دامنت راه هر زمان افتادگان خسته جان بی طاقت و تاب و توان گیرند چون اشک روان
گر بگذری از امنگشتان یک ره ز خاک کشتگان ترسم که این خاکی تنان دستی برآرند از کفن

نور تو از روز ازل تا جلوه گر شد بر محل انداخت از حسن عمل در کار شیطان صد خلل
شد لات و عزا و هبل در عهد حکمت مبتذل از بیم قهرت در بغل زد دوش بر اهرمن

ای مهر و مه را جان گزین از سجده ات داغ جبین ای بر درت عرش برین چون آسمان بر زمین

ای شاه مسند نشین بر تخت رب العالمین ای شهپر روح الامین در محفل تو بادزن

اکنون ز نعت تو بکف سرمایه دارم از شرف زین پیش از بیدردی شغف با مدح و ذم بودم طرف

گه لعل را گفتم خزف گه سنگ را دُرِّ نجف عمری عبث کردم تلف در وصف فیل و کرگدن

گه شاه را گفتم گدا گاهی گدا را بادشا گه بخل را گفتم سخا گه خاک را ابر عطا

گه مهر را گفتم سُها گه ارض را گفتم سما گه زاغ را گفتم هما گه باز را گفتم زغن

از حرص و سودا و جنون بسیار گشتم در سر فزون شرمنده‌ام بیحد کنون زان رو که از مکر و فسون

حاصل نشد دنیای دون جز مغز جان و جوی خون از زیستم تا در بر من شد پوستین من کهن

دیوانه‌ام لایعقلم از هر دو عالم غافلم زان جبین ابرو بسملم فارغ ز تیغ قاتلم

تا همدم آب و گلم با زلف و مژگان شاغلم از بهر منصور دلم کافیست این دار و رسن

ای مظهر نور خدا ای مرجع شاه و گدا آدم که در شوقت چها بر من گذشت از ابتلا

چون عندلیب بینوا از آشیان هستم جدا بیگانه گشتم ز آشنا گردیده‌ام دور از وطن

از دوری آن آستان تا کی کنم شور و فغان اکنون ز دست این و آن دل میپرد از [illegible]

ای دستگیر بیکسان دستی که بیتاب و توان بیدست و پا خسته جان افتاده‌ام اندر دکن

تن محمل است و دل جرس از درد نالم هر نفس هر چند بینم پیش و پس فریاد غمخوار است و بس

ای بادشاه دادرس بشنو بفریادم برس تا کی شهیدا اندر قفس نالد چو بلبل از محن

در بزم میلاد این زمان رنگ اجابت شد عیان باید که در ختم بیان باشد دعا ورد زبان

هم بانی و هم حاضران هم سامع و هم مدح خوان باشند دائم شادمان یا رب بحق پنجتن

سنجیں گفتم داستان باد صبا این ارمغان از من رسان با دوستان در کشور هندوستان
آهنگ این سحر البیان جو بر مذاق نکته دان حاسد نمیداند زبان جاهل نمی فهمد سخن

غزل

بگیسو شانه کن از خواب چشم مست را بگشا — پی صید غزالان حرم دام بلا بگشا
بخورشید آتش افگن قفل صبح دلکشا بگشا — نقاب از چهرهٔ تابان بکش بند قبا بگشا
بشرح معنی واللیل هر کس گفتگو دارد — تو بر خیز این معما را بشرح والضحی بگشا
بمحشر نامهٔ اعمال خواهند از سیه کاران — بیا بهر خدا بر چهره زلف مشکسا بگشا
رهائی هرگز از دام گرفتاری نمیخواهیم — طپیدن آرزو دارد دل من دست و پا بگشا
اگر از شوق بگشایند چون آئینه آغوشی — در راحت بروی خستگان با صفا بگشا
اسیران قفس را رخصت سیر گلستان ده — گره از کاکل مشکین خود ای مه لقا بگشا
سراپا عقدهٔ مشکل شدم چون شبنم غلطان — تو ای خورشید طلعت بر سر بالین بیا بگشا
بگیسوی شهید کربلا و روی گلگونش — گره از کارم ای شیر خدا مشکلکشا بگشا

ترجیع بند

عاجزم مفلسم پریشانم — چارهٔ کار خود نمیدانم
صرف شد عمر من بحرص و هوا — روز و شب مبتلای عصیانم
بادشاها بحال من رحمی — که بود رحمت تو درمانم
حاجت عرض حالتی نبود — بر تو پیداست درد پنهانم

از گناهی که بر تو مخفی نیست | سخت شرمنده ام پشیمانم
تلخ شد کامِ من بنا کامی | همه تن وقفِ داغ حرمانم
بیکسم جز درت پناهم نیست | در دمِ بیکسی ترا خوانم

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

گو بپاسِ ادب نه دامنِ شاه | دستِ عجز گدا بود کوتاه
لیکه دامانت از درازیِ جود | خود فتد در کفِ فتادهٔ راه
اعترافِ من از گنهگاری | هست عذرِ گنه بتر ز گناه
گرچه از کثرتِ سیه کاری | نامه دارم چو رویِ خویش سیاه
لیکه مایوس نیستم که نگشت | هیچکس ناامید زین درگاه
میزند موجِ بحرِ رحمتِ عام | خاص از بهرِ تشنگانِ گناه
رحم کن جرعهٔ بکامم ریز | تشنه مگذار حسبةً لله

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

دور از آن درکه از تو باد آباد | عمر بیهوده میرود برباد
کی ز کنجِ قفس کنم پرواز | کی ازین قیدِ غم شوم آزاد
کی فشانم گهر ز دامنِ جان | کی ستانم ثمر ز نخلِ مراد

کی کنم کامِ جانِ دل حاصل
کی شوم جبہ سای کوی مراد

چند اشکِ شرر فشان ریزم
چند آتش زنم بدامنِ باد

چند سوزم در آتشِ دوری
چند نالم بخاطرِ ناشاد

چند گریم ز دردِ مہجوری
راہ گم کردہ میکنم فریاد

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

چند گردم ز آستانہ جدا
در بدر خوار و خستہ و رسوا

از درِ خویشتن چنین مایوس
تو مگردان سگِ درِ خود را

بہرِ صدیق بحرِ صدق و صفا
بہرِ فاروق عادلِ یکتا

بہرِ عثمان کہ ہست ذی النورین
از برای علیؓ شیرِ خدا

دین پناہا بحرمتِ جبریل
بادشاہا بحقِ وحیِ سما

رحم کن رحم بر منِ مسکین
بہرِ سبطین و فاطمہ زہرا

ہمچو نقشِ قدم بہ بسترِ خاک
بیخود افتادہ ام برای خدا

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

طوطیم مدحِ تو بیانِ منست
بلبلم وصفِ تو فغانِ منست

گر برانی ز در دگر خوانی
آستانِ تو آشیانِ منست

میگدازم چو شمع سر تا پا — سوختن شرح داستان منست
گر ز ایمان من سوال کنند — خود بفرما کہ ز امتان منست
گر ہمہ نیک و رہ بدست شہید — مدح خوان منست از ان منست
صورت من کہ محو حیرانیست — ہمچو آئینہ ترجمان منست
سرورا در حیات و بعد ممات — ہر دم این نغمہ برزبان منست

یا حبیب الالہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

تمت

خاتمة الطبع

فراوان حمد خلاق جہان ہی — خداوند زمین و آسمان ہی
درود مصطفی بے حد پایان — کہ جسکے نور سے عالم عیان ہی
اور اونکی آل اور اصحاب پر — کہ ہر اک رہنماے گمرہان ہی
پھر اسکے بعد ای اخوان دیندار — محمد عبد رحمن کا بیان ہی
کلام اہل دل سے مجکو ہی شوق — خصوصاً جو نبی کا مدح خوان ہی
کہ نت جیسے عاشق زار سخنور — شہید نکتہ پرور خوش بیان ہی
ہی اوسکو عشق محبوب خدا سے — ثنا خوان رسول انس و جان ہی

کلام اوسکا ہی ایسا پر حلاوت — کہ شیرین اوسکو پڑھ کر کام جان ہے
دیارِ ہند مین جو کچھ لکھا تھا — جوان و پیر کا وردِ زبان ہے
مگر اِلحال تقدیر خدا سے — دکن مین طوطی ہندوستان ہے
محافل مین جو انکے ہے مولد — سو ہر محفل برنگ گلستان ہے
محی الدولہ کی ہوتی تھی محفل — کہ خوبی اوسکی خارج از بیان ہے
دریغا اب قضاے ایزدی سے — ہوا وہ منتقل سوے جنان ہے
بہت فیاض با اخلاق تھا وہ — کہ اوسکے فوت سے گریان جہان ہے
بیان کب ہو سکین اوسکے محاسن — کہ مثل اوسکے جہان مین اب کہان ہے
جو سال فوت مین کی فکر مینے — کہ اوسکے فوت کا یہ ہی نشان ہے
دل اسکا جنت الماوی مین کر شاد — دعا حق سے یہ اب وردِ زبان ہے
لکھا ہی ہر کسی نے ذکر میلاد — کہ اب تک اونکا عالم مین نشان ہے
شہیدِ عاشقِ خیرآلوری سے — ہوا یہ نظم ذکر دلستان ہے
وہ خود محفل مین جب پڑھتے ہین اسکو — چمن مین گویا بلبل نغمہ خوان ہے
جب اہل بزم سنتے ہین تو اونکی — تڑپتی روح ہی لب پر فغان ہے
یہ رقت ہو کہ ہر اک اہل محفل — مثالِ مرغِ بسمل نیم جان ہے
رہے یہ فیض دائم اونسے جاری — جہان مین فیض کا جب تک نشان ہے
کلام اونکا یہ مجکو ہاتھ آیا — کہ اوسکے وصف مین قاصر زبان ہے

العبد
محمد عبدالفتاح بن حاجی محمد روشن خان نقشبندی

محمد روشن خان حنفی
محمد عبدالرحمن بن حاجی